عبدالحق اور ایڈون لا سن :

مظہر صورت آئینہ

عرب اسرائیل تصادم کے پس منظر میں ۱

"مظہر صورت آئینہ" (Mirror Image Phenomenon) کی اصطلاح کا موجد ایک روسی نژاد امریکی پروفیسر یوری بران فین برے نر (Urie Bronfenbrenner) ہے جس نے امریکی روسی تعلقات کی حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک شہرۂ آفاق مقالہ سنہ ۱۹۶۱ء میں پیش کیا تھا ۔ یہ واضح رہے کہ مظہر صورت آئینہ دو گروہوں میں

۱- یہ تحقیقی مقالہ راقم نے جناب ایڈون لاسن کی رفاقت میں تیار کیا تھا، اور پہلی بار International Journal of Intercultural Relations (ج ۴ ، ص ۱۰۷ — ۱۱۵ ، ۱۹۸۰) میں چھپا تھا۔ اب اس کا ترجمہ ڈاکٹر عطاالرحیم (سندھ یونیورسٹی) کے تعاون سے، اور Pergamon Press Ltd. U.S.A. کے شکریے کے ساتھ اشاعت کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ عبدالحق

تصادم کی حالت میں رونما ہوتا ہے جہاں ہر فریق دوسرے کی تصویر کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ جس طرح کہ آئینے میں دایاں رخ بائیں طرف نظر آتا ہے اور بایاں رخ دائیں جانب اسی طرح تصادم کی حالت میں ہم اپنے لیے اچھی صفات کو منتخب کرتے ہیں اور دشمنوں کے لیے بری صفات کو چنتے ہیں۔ اس مظہر کو شیرف اور شیرف (Sherif and Sherif, 1965) کے الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ عموماً ہم اپنے گروہ کے لیے اچھے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور دشمنوں کو برے نام سے یاد کرتے ہیں یعنی ایک ہی عمل کی دوہری تعبیر پیش کرتے ہیں، مثلاً جب ہم دشمن کو قتل کرتے ہیں تو بہادر و غازی کہلاتے ہیں اور جب دشمن ہمیں قتل کرتا ہے تو پھر وہ وحشی اور ظالم کہلاتا ہے۔

مظہر صورت آئینہ کے فرضیے (Hypothesis) پر روسی امریکی سرد جنگ کے سلسلے میں بہت سے ماہرین نفسیات نے تحقیق کی ہے۔ ان میں چند قابل ذکر نام درج ذیل ہیں:-

یوری بران فین برے نر (۱۹۶۱)، ولیم ایکہارٹ اور رالف وھائٹ (William Eckhardt & Ralph White, 1967)، جیروم فرینک۔ (Jerome Frank, 1967)، راس اسٹیگ نر (Ross Stagner, 196‍‍‍‍‍7) اور رالف وھائٹ (۱۹۶۵)۔ اس فرضیے کے تحت عبدالحق نے پاک و ہند جنگ سنہ ۱۹۶۵ء اور سنہ ۱۹۷۱ء کے دوران ابھرتے ہوئے اسی تصور کا جائزہ لیا ہے اور اس حقیقت کو بالترتیب دو مقالوں (سنہ ۱۹۷۳ء اور سنہ ۱۹۸۰ء) میں پیش کیا۔ سالا زار اور مے رن (Salazar and Marin)

نے سنہ ۱۹۷۷ء میں ونیزولا کولمبیا تصادم کے حوالے سے ایک مقالہ سپرد قلم کیا۔ موجودہ تحقیق سے قبل عرب اسرائیل تصادم کی حالت میں ایکھارٹ اور لائپ (Eckhard and Lipe)، ایکھارٹ اور رفقاء (Eckhardt & associates) اور رالف وعائٹ نے بالترتیب سنہ ۱۹۷۷ء سنہ ۱۹۷۴ء اور سنہ ۱۹۷۷ء میں اس مظہر کا مطالعہ کیا ہے۔

یہ سب مختلف تحقیقی نتائج اس بات کی نشاندھی کرتے ھیں کہ دشمن گروہ ایک دوسرے کو ملتے جلتے برے القاب سے یاد کرتے ھیں اور خود کو اچھے القاب سے نوازتے ھیں۔

اس مظہر کو نہ صرف یہ کہ مختلف ثقافتوں میں پرکھا گیا ھے بلکہ اسے سمجھنے کے لیے کئی مختلف سائنسی طریقے بھی استعمال میں لائے گئے ھیں۔ ایکھارٹ اور لائپ (۱۹۷۷ء) اور ایکھارٹ اور وھائٹ (۱۹۶۷ء) نے موادی تجزیہ (Content analysis)، عبدالحق (۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۰ء) نے صفاتی انتخابی تکنیک (Adjective Selection Technique) اور Salazar and Marin (۱۹۷۷ء) نے معنوی تفریقی پیمانے کی تکنیک (Semantic Differential Scale) استعمال کی ھے سالازار اور میرن، لیوائن اور کیمپبل (Levine and Campbell, 1972) کے کام سے متاثر ھو کر اس نتیجے پر پہونچے کہ مظہر صورت آئینہ خود تصویری (Self-image) اور دشمن تصویری کے تعلق سے قدری تصور میں زیادہ بہتر طریقے پر ھوسکتا ھے۔ اس مظہر کی مختلف ثقافتوں میں تحقیق ھوئی ھے لیکن اسے دوست یا دشمن کے دوست تک وسعت دینے کی کوشش نہیں کی گئی ھے۔ اس لیے موجودہ تحقیق کا مقصد یہ ھے کہ (۱) عرب اسرائیل تصادم کی حالت میں کیا اس مظہر کی توثیق کی جاسکتی ھے۔ (۲) اور کیا صورت آئینہ

کے اِس تصور کو وسعت دے کر اس میں دوست اور دشمن کے دوست کو شامل کیا جاسکتا ہے؟

طریق کار

معمول:

عرب خود تصویری، دشمن تصویری (اسرائیل)، دوست تصویری (روسی) اور دشمن دوست تصویری (امریکی) کے متعلق معطیات جمع کیے گئے۔ ۵۰ عرب طلبہ سے جو کہ کراچی کے مختلف کالجوں میں پڑھ رہے تھے یہ مواد اکتوبر سنہ ۱۹۷۳ء کے دوران جمع کیا گیا۔ یہ طلبہ شام، مصر، اردن اور سعودی عرب سے تعلق رکھتے تھے۔ اسکے بعد اسرائیل سے متعاق معطیات دوسرے محقق ایڈون لاسن (Edwin Lawson) نے عبرانی یونیورسٹی بیت المقدس میں جمع کیے۔ اس میں ۲۵ طلبہ اور ۲۵ طالبات یہودی ہیں۔ زیادہ تر لڑکے لڑکیاں اشکنزی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ سوائے تین کے باقی سب اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے۔ چونکہ اسرائیلی طلبہ و طالبات کے اِسکور (Score) میں کوئی نمایاں فرق نہیں پایا گیا اس لیے ان کو ملا دیا گیا۔ معمول عرب طلبہ کی اوسط عمر ۲۰.۳ء اور اسرائیلی طلبہ کی اوسط عمر ۲۲.۶ء تھی۔

آلہٴ تحقیق:

عرب اور اسرائیل طلبہ نے معنوی تفریقی پیمانے کی تکنیک کا فارم پُر کیا جس میں ۷ نکاتی پیمانے استعمال کیے گئے ہیں۔ ان کے نام حسب ذیلی ہیں:

بہادر ـ بزدل، رحمدل ـ ظالم، ایمان دار ـ مکّار،

قابل اعتماد ـ ناقابل اعتماد، امن پسند ـ جارح ـ

نتائج

پانچوں صفات کے سیٹ کے اوسط کو ۷ نکاتی پیمانے پر اس طرح پیش کیا گیا کہ پیمانے کی ایک جانب اچھی صفات تھیں جیسے رحمدل، قابل اعتماد، بہادر، ایمان دار، امن پسند (اسکا شمار ۷ تھا)۔ نتائج میں معطیات کو اس طرح پیش کیا گیا کہ عرب تصور میں یہ خانے ھیں (۱) پہلے خود (Self)، (۲) دوست (روسی) (۳) دشمن (اسرائیل)، (۴) دشمن کا دوست (امریکی)۔ اسرائیلی معمولوں کے معطیات کو اسطرح پیش کیا گیا (۱) پہلے خود (Self)، (۲) دوست (امریکی)، (۳) دشمن (عرب)، (۴) دشمن کا دوست (روسی)۔

جدول (۱) اور خاکہ (۱) میں متضاد تصویریں پانچ صفاتی سیٹ پر پیش کی گئی ھیں۔ شماریاتی تجزیہ (t - test) کے مطابق ۴۶ء کا فرق نمایاں فرق پایا گیا۔ جبکہ ھم جدول نمبر ۱ میں دیکھ سکتے ھیں کہ عرب طلبہ کے معطیات میں خود اور دشمن کے اسکور میں کسی بھی صفاتی پیمانے پر بہت زیادہ فرق موجود ھے۔ اور اسی طرح دوست اور دشمن کے دوست کے درمیان بھی ھر صفاتی پیمانے پر یہ فرق بہت زیادہ نمایاں ھے (معنوی اھمیت کی سطح ۱ . . ء ھے)۔

جدول (۱)

خود، دوست، دشمن اور دشمن کے دوست کے بارے میں عربوں اور اسرائیلیوں کا اوسط اسکور پانچ صفاتی سیٹ کے پیمانے پر -

	عرب تصویر				اسرائیلی تصویر			
	خود	دوست	دشمن	دشمن کا دوست	خود	دوست	دشمن	دشمن کا دوست
پیمانہ	عرب	روسی	اسرائیلی	امریکی	اسرائیلی	امریکی	عرب	روسی
بہادر - بزدل	۶ء۷۴	۵ء۴۴	۱ء۷۰	۲ء۳۲	۶ء۰۴	۴ء۲۴	۲ء۹۶	۴ء۳۰
ایماندار - مکار	۶ء۳۸	۴ء۸۲	۱ء۲۶	۱ء۸۰	۴ء۲۸	۴ء۶۲	۲ء۸۶	۳ء۶۰
رحم دل - ظالم	۶ء۲۴	۳ء۷۴	۱ء۲۴	۲ء۱۲	۵ء۰۰	۵ء۶۵	۳ء۳۸	۴ء۱۴
امن پسند - جارح	۶ء۱۶	۵ء۵۲	۱ء۱۲	۱ء۸۰	۴ء۵۸	۵ء۲۰	۲ء۷۲	۳ء۶۲
قابل اعتماد - ناقابل اعتماد	۵ء۵۲	۵ء۳۰	۱ء۳۰	۱ء۷۶	۴ء۴۸	۴ء۴۶	۲ء۹۴	۴ء۲۴
اوسط	۶ء۲۱	۴ء۹۷	۱ء۳۲	۱ء۹۶	۴ء۸۸	۴ء۸۹	۲ء۹۷	۳ء۹۸

صورتِ آئینہ

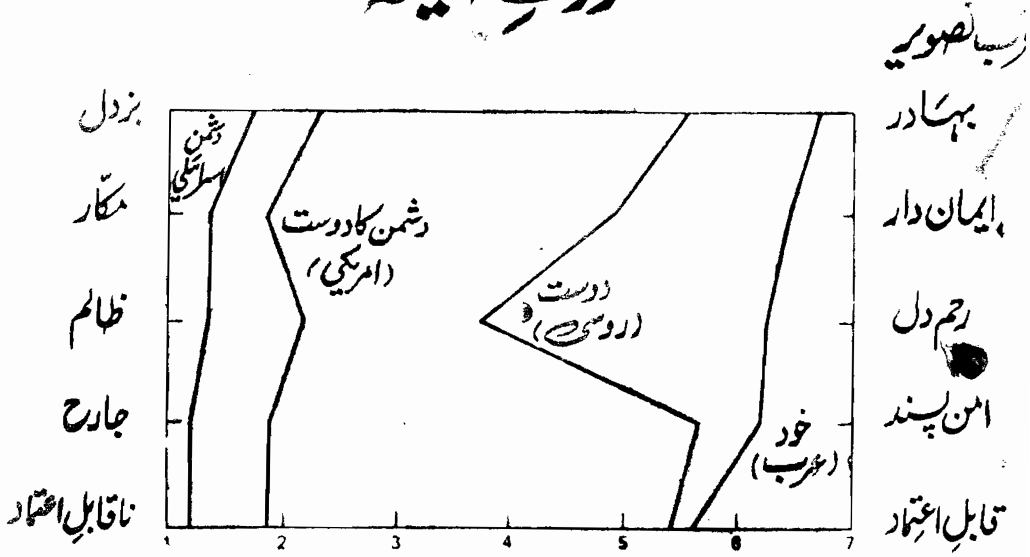

اچھی صفات **تعینِ قدر** بُری صفات

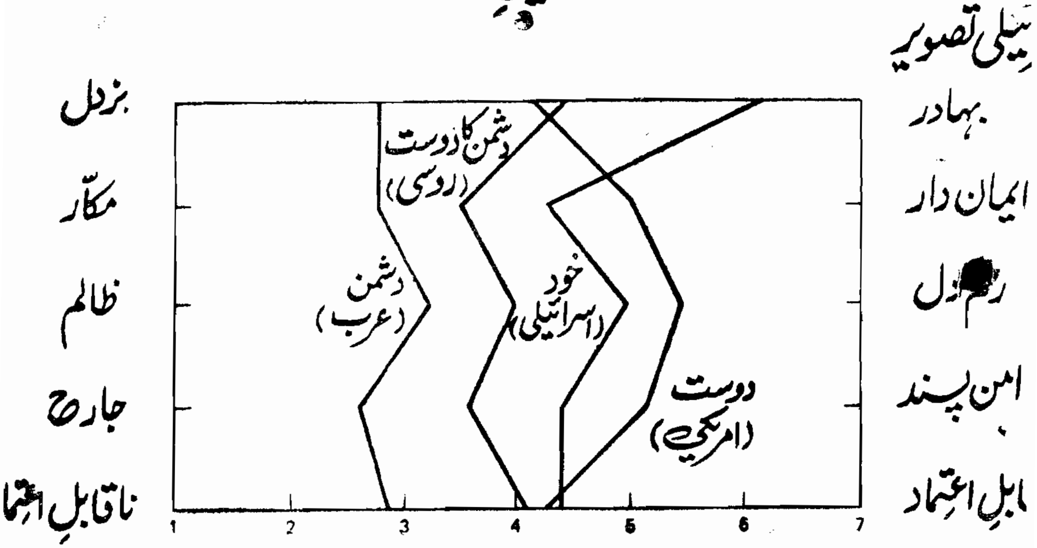

خاکہ (۱)

عرب تصویر:

معطیات کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہے کہ عرب طلبہ نے اپنے اور دشمن کے لیے یک رخی انداز میں اچھے برے تصور کا اظہار کیا ہے۔ خود کو بہت بلند مقام دیا ہے اور اپنے دوست کو ذرا کم (سوائے Kind - Cruel پیمانے کے)۔ دشمن کو بہت نچلے درجے پر رکھا اور دشمن کے دوست کو اسی سے ملتے جلتے نچلے درجے پر رکھا۔ اپنے اور اپنے دوست کو اونچا مقام دینے اور دشمن اور دشمن کے دوست کو نچلے درجے پر رکھنے سے "مظہر صورت آئینہ" فرضیے کی تصدیق ہوتی ہے۔

اسرائیلی تصویر:

اسرائیلی تصور کے نتائج زیادہ واضح نہیں ہیں۔ انکے جوابات یک رخی نہیں ہیں۔ ان کے یہاں خود کو نسبتہً بلند مقام دیا گیا ہے اور دشمن کو بھی نسبتہً پست مقام دیا ہے۔ خود سے زیادہ امریکی دوست کو دو پیمانے (یعنی ایماندار، رحمدل) پر بلند مقام دیا ہے اور امریکیوں سے خود کو زیادہ بہادر سمجھا ہے۔ باقی پیمانوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ اور دشمن کے دوست (روسی) کو خود اپنے یا دوست (امریکی) سے ۵ میں سے ۴ پیمانوں پر نمایاں طور سے کمتر بتایا ہے۔ یہ نتائج بھی اوپر والے فرضیے کی تصدیق کرتے ہیں لیکن اسقدر نہیں جیسا کہ عرب طلبہ کے سلسلے میں ہے۔

بحث:

ویسے تو نتائج سے فرضیے کی تصدیق ہوتی ہے لیکن تین نکات اہم ہیں جن پر بحث کی جاسکتی ہے۔ (۱) عرب طلبہ اسرائیلی طلبہ کے مقابلے میں اپنے جوابات میں زیادہ شدید ہیں۔ (۲) اسرائیلی طلبہ

نے اپنے دوست (امریکی) کو بلند درجہ دیا ہے۔ (۳) عرب طلبہ اور اسرائیلی طلبہ نے روسیوں کو رحمدل۔ بے رحم پیمانے پر درمیانے درجے میں رکھا جس کی توقع نہ تھی۔

عرب طلبہ کا زیادہ انتہا پسندانہ رد عمل :

عرب طلبہ کے اپنے جوابات میں زیادہ انتہا پسندانہ رد عمل کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان کا آپس میں تعلق ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی حتمی تشریح موجودہ تحقیق سے حاصل شدہ معلومات کے دائرہ کار سے باہر ہوگی۔ اس نکتے پر ہم صرف قیاس سے کام لے سکتے ہیں۔

ھائیڈر کا نظریہ :

رالف وھائٹ (سنہ ۱۹۷۷ء) نے شرق اوسط کے متعلق اپنی تحقیق میں تصویروں کے بگاڑ کے سلسلے میں بہت سی تشریحات پیش کی ہیں۔ اس میں ھائیڈر کے "الزام تراشی۔ ہم آہنگی" (Consistency Attribution) نظریے کے تحت اگر (الف) ایک عرب ہے، (ب) امریکی سامراج ہے جس سے الف ڈرتا ہے اور نفرت کرتا ہے (ج) اسرائیل ہے۔ تو اس صورت میں اس تکون میں ہم آہنگی اس وقت زیادہ ہوگی جب کہ ب اور ج میں ایک قریبی رابطہ قائم ہو۔ اور جبکہ الف دونوں یعنی ب اور ج سے نفرت کرتا ہے ب کی برائی ج کی برائی شمار کی جائے گی۔ (وھائٹ، ۱۹۷۷ء، ص ۲۱۷)۔ اس نظریے کے تحت عرب اسرائیل سے زیادہ نفرت کرتا ہے بہ نسبت اس نفرت کے جو اسرائیل عرب سے کرتا ہے۔

"محرومی۔ جارحیت" کا فرضیہ :

اس فرضیے کے تحت عرب، اسرائیل سے زیادہ محرومی کا شکار ہیں۔ اور اس محرومی کو متعلق چیز پر منطبق کرتے ہیں۔ محرومی

اقتصادی، سیاسی یا معاشرتی ہوسکتی ہے۔ یہ تشریح وھائٹ سے میل کھاتی ہے۔

تحلیل نفسی کا اپروچ :

وولکن (Volkan, 1979) نے قبرص میں یونانیوں اور ترکوں میں جاری تصادم سے متعلق اپنے تجزیے میں ایک طریقہ تجزیاتی تشریح کا نکالا ہے جس میں وہ ان پہلوؤں کو زیر تجزیہ لاتا ہے :

قدیم شخصی ٹوٹ پھوٹ، بچوں کی تربیت کے طریقے، نرگسیت :
یہ دلچسپ اندازِ نظر ہے لیکن اس سلسلے میں عرب اور اسرائیل دونوں ثقافتوں کے متعلق زیادہ جاننے کی ضرورت ہوگی۔

منتخب ادراک - آموزش - فراموشی :

راس اسٹیگ نر (۱۹٦۰ء، ص ۳۸) نے تصویروں اور یک رخی فکر کے متعلق بحث کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تناؤ کے وقت میں ادراکی عمل تحریک سے متاثر ہوتا ہے۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں عربوں کی اسرائیل پر اضافی فتح سے عربوں میں ان کی سکڑی ہوئی انا زیادہ پھیل گئی، جس کے نتیجے میں ان میں خود اعتمادی اور احساس برتری پیدا ہوگیا۔ عربوں میں اپنے متعلق اور اپنے دوست روس کے متعلق جو جوابات میں زیادہ پسندیدگی ظاہر کی گئی ہے وہ منتخب ادراک، انبساط، خود اعتمادی اور اپنی طاقت پر اعتماد سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ یہ طلبہ دوست ملک پاکستان میں رہ رہے تھے اس لیے ان کے خود اعتمادی اور انبساط کے جذبے میں اضافہ ہوا۔

ایکھارٹ اور لائپ (۱۹۷۷ء) کا خیال ہے کہ ۱۹۷۳ء کی جنگ کے بعد عرب زیادہ متحد ہوئے۔ اس موقف سے اپنے بارے میں مثبت تصور گروہی اتحاد کی وجہ سے پیدا ہوا، اور یہ ان کے رویے میں ظاہر ہوا۔ اس صورتحال میں اسٹیگ نر کا نقطہ نظر انتہا پسندانہ

رویوں کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اسرائیلیوں کا امریکیوں کو بلند مقام دینا:

اسرائیلیوں نے امریکیوں کو بلند مقام اس لیے دیا کہ ان کا امریکیوں سے کھلا رابطہ ہے اور وہ امریکی اقدار اور تکنیکی علم آپس میں سیاحی اور بالعموم ثقافت کی زد میں زیادہ ہیں۔ لاسن ۱۹۷۵ء کی ایک تحقیق میں درمیانی عمر کے اسرائیلی لڑکوں نے امریکی جھنڈے کو اپنے جھنڈے کے مقابلے میں زیادہ وقعت دی۔ اسکی یہ توجیہ کی گئی کہ اسرائیلی لڑکوں کی امریکہ کے ساتھ زیادہ وابستگی یا شناخت کے سبب ایسا ہوا۔ غالباً بہت سے اسرائیلیوں کے لیے بالخصوص ان کے لیے جو یونیورسٹی کے ماحول سے وابستہ ہیں، امریکہ دولت اور مواقع کی ایک مثبت علامت ہے۔

رحمدل پیمانے پر روسیوں کے بارے میں عرب اسرائیل پیمائش:

اسرائیل نے دشمن (روسیوں) کو رحمدل پیمانے پر ۴۱ء۴ پر رکھا۔ اور عربوں نے اپنے دوست (روس) کو ۴۷ء۳ پر رکھا۔ یہ فرق جو کہ نمایاں نہیں ہے فرضیے کے خلاف ہے اور ایک الجھن ہے۔ عربوں کے رویے کی ایک توجیہ یہ ہوسکتی ہے کہ آہنی پردے کے خلاف جو مواد ان تک پہنچا اس نے ان کے رویے کو متاثر کیا۔

خلاصہ

یہ تحقیق اس بات کا پتا چلانے کے لیے کی گئی کہ کیا "صورت آئینہ" کے نظریے کی تصدیق ہوسکتی ہے اور کیا اسے "دوست" اور "دشمن کے دوست" تک وسعت دی جاسکتی ہے۔ سنہ ۱۹۷۳ء میں عرب اسرائیل جنگ کے دوران ۵۰ عرب طلبہ نے جو پاکستان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کررہے تھے ۵ معنوی تفریقی پیمانے پر (بہادر۔ بزدل، رحمدل۔ ظالم، ایمان دار۔ مکار، قابل اعتماد۔

ناقابل اعتماد، امن پسند ۔ جارح) دو سانچوں، (خود تصویری اور دشمن تصویری، دوست تصویری اور دشمن دوست تصویری) پر اپنے جوابات دیے ۔

۵. اسرائیلی طلبہ نے جو عبرانی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے انھی پیمانوں پر اپنے جوابات دیے ۔ دونوں گروھوں نے امریکی، عرب، اسرائیل اور روس کو پیمانے پر جانچا ۔ نتیجے میں دونوں جانب سے "صورت آئینہ" فرضیے کی تصدیق ھوگئی اور اسکو دوست تصویری اور دشمن دوست تصویری تک وسعت دی گئی ۔ نتائج عربوں کے تعلق سے زیادہ واضح ھیں ۔ اسرائیلی طلبہ نے امریکیوں کو خود کے برابر رکھا ھے ۔ بحث میں بہت سی ممکن تشریحات کی نشاندھی کی گئی ھے ۔

حوالے

BRONFENBRENNER, U. The mirror image in Soviet-American relations: A social psychologist's report. *Journal of Social Issues*, 1961, 17, 45-56.

ECKHARDT, W., & LIPE, R. Value-analysis of the Arab-Israeli conflict: 1969-1976. *International Interactions*, 1977, 3, 285-303.

ECKHARDT, W., & WHITE, R. K. A test of the mirror-image hypothesis: Kennedy and Khrushchev. *Journal of Conflict Resolution*, 1967, 11, 325-332.

ECKHARDT,W., YOUNG, C., AZAR, E., & SLOAN, T. Arab-Israeli perceptions of the Middle East conflict. *Peace Research*, 1974, 5, 69-73.

FRANK, J. D. *Sanity and survival: Psychologicatl aspects of war and peace*. New York: Random House, 1967.

HAQUE, A. Mirror image hypothesis in the context of Indo-Pakistan conflict. *Pakistan Journal of Psychology*, 1973, 6, 13-22.

HAQUE, A. Extension of mirror image hypothesis to an ally and enemy's ally: India-Pakistan conflict. *Cross-Cultural psychology Newsletter*, 1980, 14 (1), 6-7.

LAWSON, E. D. Flag preference as an indicator of patriotism in Israeli childern. *Journal of Cross-Cultural Psychology*, 1975, 6, 490-497.

LAWSON, E. D. Political socialization in Israel and West Bank. *Megamat Behavioral Sciences Quarterly*, 1979.

LEVINE, R. A., & CAMPBELL, D. T. *Ethnocentrism*, New York: Wiley, 1973.

SALAZAR, J. M., & MARIN, G. National stereotypes as a function of conflict and territorial proximity. *Journal of Social Psychology*, 1977, 101, 13-19.

SHERIF, M., & SHERIF, C. W. Research on intergroup relations. In O. Klineberg and R. Christie (Eds.,) Perspective in Social Psychology. New York: Holt, Rinehart and Winston, 1965. pp. 171.

STAGNER, R. *Psychological aspects of internatianal conflict*. Belmont, Calif.: Brooks/Cole, 1967.

VOLKAN, V. D. *Cyprus: War and adaptation-a psychoanalytic history of two ethnic groups in conflict*. Charlottesville: University press of Virginia, 1979.

WHITE, R. K. Images in the context of international conflict. In H. C. Kelman (Ed.). *International behavior*. New York: Holt, & Winston, 1965.

WHITE, R. K. Misperception in the Arab-Israeli conflict. *Jaurnal of Social Issues*, 1977, 33, 190-221.